سورہ نمبر
(۲۵)

سُورَۃُ الْفُرْقَانِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورہ فرقان مکی ہے۔ (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱) اس میں ۷۷ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۝١

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر ف۱۱ جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو ف۱۲

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ف۱۳ اور اس کی

شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝٢ وَاتَّخَذُوْا

سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں ف۱۴ اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی اور لوگوں نے اس کے

مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ

سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۱۵ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کیے گئے ہیں اور خود

ف۱ سورہ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تینتیس حرف ہیں ف۱۱ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ف۱۲ اسمیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپکے امتی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے اور دعوی اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سبکی و بارزی و ابن حزم و سیوطی نے اسکا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا علامہ علی قاری نے مرقات میں اسکی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں ہے ف۱۳ اس میں یہود و نصاریٰ کا رد ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں معاذ اللہ ف۱۴ اس میں بت پرستوں کا رد ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں ف۱۵ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں۔

لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ﴿٣﴾

اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا نہ اٹھنے کا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ

اور کافر بولے ف۱ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انہوں نے بنا لیا ہے ف۲ اور ان پر اور

قَوْمٌ آخَرُونَ ۖ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ﴿٤﴾ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

لوگوں نے ف۳ انہیں مدد دی ہے بیشک وہ ف۴ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۵ اگلوں کی کہانیاں ہیں

اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٥﴾ قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ

جو انہوں نے ف۶ لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں تم فرماؤ اسے تو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٦﴾ وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا

اور زمین کی ہر چھپی بات جانتا ہے ف۷ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۸ اور بولے ف۹ اس

الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۙ لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ

رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے ف۱۰ کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ

فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ﴿٧﴾ أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ

کہ ان کے ساتھ ڈر سناتا ف۱۱ یا غیب سے انہیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے

مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٨﴾ انظُرْ

ف۱۲ اور ظالم بولے ف۱۳ تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ف۱۴

كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٩﴾

اے محبوب دیکھو کیسی کہاوتیں تمہارے لیے بنا رہے ہیں تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے

تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّن ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي

بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لیے بہت بہتر اس سے کر دے ف۱۵ جنتیں جن کے نیچے نہریں

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا ﴿١٠﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ ۖ وَ

بہیں اور کرے گا تمہارے لیے اونچے اونچے محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور

أَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿١١﴾ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ

جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے اس کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی آگ جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی ف۱۶

ف۱ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ

ف۲ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۰ ف۳ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عداس و یسار وغیرہ اہل کتاب مع

ف۴ نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے

ف۵ وہی مشرکین قرآن کریم کی نسبت کہ یہ رستم و اسفندیار وغیرہ کے قصوں کی طرح

ف۶ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ف۷ یعنی قرآن کریم علوم غیبی پر مشتمل ہے یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علام الغیوب کی طرف سے ہے

ف۸ اسی لیے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا

ف۹ کفار قریش (منزل ۴)

ف۱۰ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا تو

ف۱۱ اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی شہادت دیتا

ف۱۲ مالداروں کی طرح

ف۱۳ مسلمانوں سے

ع ۹ ف۱۴ اور معاذ اللہ اس کی عقل بجا نہ رہی ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انہوں نے بکیں

۱۶ ف۱۵ یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرما دے جو یہ کفار کہتے ہیں

ف۱۶ ایک برس کی راہ سے یا سو برس کی راہ سے دونوں قول ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات و عقل اور رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکہ جہنم کا دیکھنا ہے۔

سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيرًا ﴿١٢﴾ وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ
تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ف۱ زنجیروں میں

دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿١٣﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا
جکڑے ہوئے ف۲ تو وہاں موت مانگیں گے ف۳ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو

كَثِيرًا ﴿١٤﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ
ف۴ تم فرماؤ کیا یہ ف۵ بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا

لَهُمْ جَزَاءً وَّمَصِيرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ
صلہ اور انجام ہے ان کے لیے وہاں من مانتی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے

رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ
رب کے ذمہ وعدہ ہے مانگا ہوا ف۶ اور جس دن اکٹھا کرے گا انہیں ف۷ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں ف۸

فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿١٧﴾ قَالُوا
پھر ان معبودوں سے فرمائے گا کیا تم نے گمراہ کر دیے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۹ وہ عرض

سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن
کریں گے پاکی ہے تجھ کو ف۱۰ ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں ف۱۱ لیکن تو نے

مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوكُم
انہیں اور ان کے باپ دادا کو برتنے دیا ف۱۲ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۱۳ تو اب معبودوں نے

بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ
تمہاری بات جھٹلا دی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم میں جو ظالم ہے

نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٩﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ
ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے

إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَ
سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ف۱۴ اور

جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿٢٠﴾ ع
ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے ف۱۵ اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ف۱۶ اور اے محبوب تمہارا رب دیکھتا ہے ف۱۷

ف۱ جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو ف۲ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دیے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو ف۳ اور واثبوراہ واثبوراہ کا شور مچائیں گے یا یں معنی کہ ہائے اے موت آجا حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذریت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہونگے ان سے ف۴ کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیے جاؤ گے ف۵ عذاب اور اہوال جہنم جس کا ذکر کیا گیا ف۶ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً یا یہ عرض کر کے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ ف۷ یعنی مشرکین کو ف۸ یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انہیں اللہ تعالیٰ گویائی دے گا ف۹ اللہ تعالیٰ حقیقت حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لیے ہے کہ ان کے معبود انہیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو ف۱۰ اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو ف۱۱ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں ف۱۲ اور انہیں اموال و اولاد و طول عمر و صحت و سلامت عنایت کی ف۱۳ شقی بعد ازیں کفار سے فرمایا جائے گا ف۱۴ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافی نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادت مستمرہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل و عناد ہے ف۱۵ شانِ نزول شرفا جب اسلام لانیکا قصد کرتے تھے تو غربا کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی بایں خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفا کے لیے غربا آزمائش بنجاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر و ابن مسعود و عمار بن یاسر و بلال و صہیب و عامر بن فہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انہیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقرا مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفار قریش استہزا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور اراذل ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور ان مومنین سے فرمایا (خازن) ف۱۶ اس فقر و شدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر ف۱۷ اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔

منزل ۴

ع ۲ ۱۱ ۱۷

ف۱ کافر جو حشر و بعث کے معتقد نہیں اسی لیے ف۲ ہمارے لیے رسول بنا کر یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے گواہ بنا کر ف۳ وہ خود ہمیں خبر دیدیتا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں ف۴ اور انکا تکبر انتہا کو پہونچگیا اور سرکشی حد سے گزر گئی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنیکے بعد ملائکہ کے اپنے اوپر اترنے اور

۱۹

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور بولے وہ جو ف۱ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہ اُتارے ف۲

الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۚ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا

یا ہم اپنے رب کو دیکھتے ف۳ بے شک اپنے جی میں بہت ہی اونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر

كَبِيرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَ

آئے ف۴ جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے ف۵ وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا ف۶

يَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَا إِلٰى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ کردے رکی ہوئی ف۷ اور جو کچھ انھوں نے کام کیے تھے ف۸ ہم نے قصد فرماکر انھیں

هَبَاءً مَّنْثُورًا ﴿۲۳﴾ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ

باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ف۹ جنت والوں کا اُس دن اچھا ٹھکانا ف۱۰ اور حساب کے دوپہر کے بعد

مَقِيلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيلًا ﴿۲۵﴾

اچھی آرام کی جگہ اور جسدن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اُتارے جائیں گے پوری طرح ف۱۱

الْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۣ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِينَ عَسِيرًا ﴿۲۶﴾

اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے اور وہ دن کافروں پر سخت ہے ف۱۲

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُولُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ

اور جسدن ظالم اپنے ہاتھ چباچبالے گا ف۱۳ کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی

سَبِيلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ

ف۱۴ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بیشک اُس نے مجھے بہکا دیا میرے

الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ﴿۲۹﴾

پاس آئی ہوئی نصیحت سے ف۱۵ اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے ف۱۶

وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا ﴿۳۰﴾

اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا ف۱۷

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کیلئے دشمن بنادیے تھے مجرم لوگ ف۱۸ اور تمھارا رب کافی ہے

الربع

اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا سوال کیا ف۵ یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن ف۶ روز قیامت فرشتے مؤمنین کو بشارت سنائینگے اور کفار سے کہیں گے تمھارے لیے کوئی خوشخبری نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ مؤمن کے سوا کسی کے لیے جنت میں داخل ہونا حلال نہیں اس لیے وہ دن کفار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور رنج و غم کا دن ہوگا ف۷ اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہیں گے ف۸ حالت کفر میں مثل صلہ رحمی و مہمانداری و یتیم نوازی وغیرہ کر ف۹ نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ انکا سایہ ہو مراد یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کردیے گئے انکا کچھ ثمرہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لیے ایمان شرط ہے اور وہ اُنھیں میسر نہ تھا اس کے بعد اہل جنت کی فضیلت ارشاد ہوتی ہے ف۱۰ اور ان کی قرارگاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلیٰ ف۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آسمان دنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جن و انس سب سے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اُتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن و انس سب سے زیادہ ہیں اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہانتک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کروبی اتریں گے پھر حاملین عرش اور یہ روز قیامت ہوگا ف۱۲ اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر سہل حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہانتک کہ وہ انکے لیے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی ف۱۳ حسرت و ندامت سے یہ حال اگرچہ کفار کیلیے عام ہے مگر عقبہ بن ابی معیط سے اسکا خاص تعلق ہے شان نزول عُقْبَہ بن اَبِی مُعَیط اُبَیّ بن خَلَف کا گہرا دوست تھا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے اُس نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اور اسکے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہوگیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسکو مقتول ہونیکی خبر دی چنانچہ بدر میں مارا گیا یہ آیت اُس کے حق میں نازل ہوئی کہ روز قیامت اسکو انتہا درجہ کی حسرت و ندامت ہوگی اس حسرت میں وہ اپنے ہاتھ چاب چاب لے گا ف۱۴ جنت و نجات کی اور انکا اتباع کیا ہوتا اور انکی ہدایت قبول کی ہوتی ف۱۵ یعنی قرآن و ایمان سے ف۱۶ اور بلا و عذاب نازل ہونیکے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو داؤد و ترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھنا چاہیے کسکو دوست بناتا ہے اور حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمنشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ مگر پرہیزگار کو مسئلہ بے دین اور بدمذہب کی دوستی اور اسکے ساتھ صحبت و اختلاط اور الفت و احترام ممنوع ہے ف۱۷ کسی نے اس کو سحر کہا کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے ف۱۸ یعنی انبیاء کے ساتھ بدنصیبوں کا یہی معمول رہا ہے۔

منزل ۴

ف جیسے کہ توریت و انجیل و زبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اُتری تھی کفار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و حجت ہونا ہر حال میں یکساں ہے چاہے یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اُتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اسطرح برابر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی غرض کفار کا اعتراض محض لغو و بے معنی ہے آیت میں اللہ تعالیٰ بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے ف۲ اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی رہے اور کفار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں علاوہ بریں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو ف۳ بزبان جبریل تھوڑا تھوڑا بیس یا تئیس برس کی مدت میں یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قراءت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر بہ اطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنیکا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ف۴ یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپکی نبوت میں قدح کرنیوالا کوئی سوال پیش نہ کر سکیں گے ف۵ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روز قیامت تین طریقے پر اُٹھائے جائینگے ایک گروہ سوار ہو نیز ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منھ کے بل گھسٹتی عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ منھ کے بل کیسے چلیں گے فرمایا جس نے پاؤں پر چلایا ہے وہی منھ کے بل چلائے گا ف۶ یعنی قوم فرعون کی طرف چنانچہ وہ دونوں حضرات انکی طرف گئے اور اُنھیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا ف۷ بھی ہلاک کر دیا ف۸ یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب اُنھوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا ف۹ کہ بعد والوں کے لیے عبرت ہوں ف۱۰ اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا ف۱۱ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انکی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا آپ نے اُنھیں اسلام کی دعوت دی اُنھوں نے سرکشی کی حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے اللہ تعالیٰ نے اُنھیں ہلاک کیا اور یہ تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنوئیں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں ف۱۲ یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جنکو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ف۱۳ اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا ف۱۴ یعنی کفار مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار ف۱۵ اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے اسی لیے اُنھوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کر دی گئیں ف۱۶ کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے ف۱۷ یعنی مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کے قائل نہ تھے کہ اُنھیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پرواہ ہوتی ف۱۸ اور کہتے ہیں۔

هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ
ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ف۱

جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾
ہم نے یونہی بتدریج اسے اُتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں ف۲ اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾ اَلَّذِيْنَ
ف۳ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائینگے ف۴ مگر ہم حق اور اس سے بہتر بیان لے آئینگے وہ جو

يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
جہنم کی طرف ہانکے جائینگے اپنے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا ف۵ اور وہ سب سے گمراہ

سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے بھائی ہارون کو

وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ
وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ف۶

فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ
پھر ہم نے اُنھیں تباہ کر کے ہلاک کر دیا ف۷ اور نوح کی قوم کو ف۸ جب اُنھوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۹ ہم نے انکو ڈبو دیا اور

وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّ
اُنھیں لوگوں کیلئے نشانی کر دیا ف۹ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور

ثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ
ثمود ف۱۰ اور کوئیں والوں کو ف۱۱ اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں ف۱۲ اور ہم نے سب سے مثالیں

الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ
بیان فرمائیں ف۱۳ اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا اور ضرور یہ ف۱۴ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس پر

اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ
بُرا برساؤ برسا تھا ف۱۵ تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے ف۱۶ بلکہ اُنھیں جی اُٹھنے کی اُمید تھی ہی نہیں

نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ
ف۱۷ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا ف۱۸ کیا یہ ہیں جن کو

معٰ ۷
ع ۳ ۱۴
منزل ۴

بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَاۤ اَنْ صَبَرْنَا

اللہ نے رسول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے

عَلَيْهَا ؕ وَ سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

ف۱ اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گے ف۲ کہ کون گمراہ تھا ف۳

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ

کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ف۴ تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے ف۵ یا

تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ

یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے یا سمجھتے ہیں ف۶ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ

هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوْ شَآءَ

اُن سے بھی بدتر گمراہ ف۷ اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھا ف۸ کہ کیسا پھیلایا سایہ ف۹ اور اگر چاہتا

لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ

تو اسے ٹھہرایا ہوا کر دیتا ف۱۰ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ

اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ

آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹا ف۱۱ اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ کیا اور نیند کو

سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا

آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لیے ف۱۲ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْیِ ۧ بِهٖ

مژدہ سناتی ہوئی ف۱۳ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ کریں

بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَ لَقَدْ

کسی مردہ شہر کو ف۱۴ اور اسے پلائیں اپنے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بے شک

صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَ لَوْ

ہم نے اُن میں پانی کے پھیرے رکھے ف۱۵ کہ وہ دھیان کریں ف۱۶ تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم

شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ ۖ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ جَاهِدْهُمْ

چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والا بھیجتے ف۱۷ تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے ان پر جہاد کر

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہار معجزات نے کفار پر اتنا اثر کیا تھا اور دین حق کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ خود کفار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دین اسلام اختیار کر لیں یعنی دین اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہو چکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے ف۲ آخرت میں ف۳ یہ اس کا جواب ہے کہ کفار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہو جائے گا اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بیجا ہے ف۴ اور اپنی خواہش نفس کو پوجنے لگا اسی کا مطیع ہو گیا وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے ف۵ کہ خواہش پرستی سے روک دو ف۶ یعنی وہ اپنے شدت عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور نا سمجھ بنے ہوئے ہیں ف۷ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں نافع کی طلب کرتے ہیں مضر سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں ف۸ کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے ف۹ صبح صادق کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے ف۱۰ کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا ف۱۱ کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ سمٹتا گیا ف۱۲ کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا جیسے سوتے ہو پھر اٹھتے ہو ایسے ہی مرو گے اور موت کے بعد پھر اٹھو گے ف۱۳ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے ف۱۴ جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہو گئی ف۱۵ کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں کم مختلف طور پر حسب اقتضائے حکمت ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالٰی اسے جس خطہ کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے ف۱۶ اور اللہ تعالٰی کی قدرت و نعمت میں غور کریں ف۱۷ اور آپ پر سے انذار کا بار کم کر دیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا تاکہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو۔

ع ۴

منزل ۴

بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

بڑا جہاد — اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کیے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں

وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ

اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ ف۱ اور وہی ہے

الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ

جس نے پانی سے ف۲ بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی ف۳ اور تمہارا رب

قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ

قدرت والا ہے ف۴ اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ف۵ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور

الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ

کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد دیتا ہے ف۶ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ف۷ خوشی اور ف۸ ڈر سناتا تم فرماؤ

اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾

میں اس ف۹ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے ف۱۰

وَتَوَكَّلْ عَلَي الْـحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ

اور بھروسا کرو اس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا ف۱۱ اور اسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو ف۱۲ اور وہی کافی ہے

عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ﴿٥٨﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ

اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار ف۱۳ جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔـلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾

چھ دن میں بنائے ف۱۴ پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۱۵ وہ بڑی مہر والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ ف۱۶

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ لِمَا

اور جب ان سے کہا جائے ف۱۷ رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کریں جسے

تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ ۩ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا

تم کہو ف۱۸ اور اس حکم نے انہیں اور بدکنا بڑھایا ف۱۹ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے ف۲۰

وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ

اور ان میں چراغ رکھا ف۲۱ اور چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات

ف۱ کہ نہ میٹھا کھاری ہو نہ کھاری میٹھا نہ کوئی کسی کے ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقہ میں کوئی تغیر نہیں آتا عجب شان الٰہی ہے ف۲ یعنی نطفہ سے ف۳ کہ نسل چلے ف۴ کہ اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کیے مذکر اور مؤنث پھر بھی کافروں کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے ف۵ یعنی بتوں کو ف۶ کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے ف۷ ایمان و طاعت پر جنت کی ف۸ کفر و معصیت پر عذاب جہنم کا ف۹ تبلیغ و ارشاد ف۱۰ اور اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرے مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعت الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اسلیے کہ صلحائے اُمت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب اُنھیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہونچے ف۱۱ اسی پر بھروسا کرنا چاہیے کیونکہ مرنے والے پر بھروسا کرنا عاقل کی شان نہیں ف۱۲ اس کی تسبیح و تحمید کرو اس کی طاعت اور اس کا شکر بجا لاؤ ف۱۳ نہ اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے ف۱۴ یعنی اتنی مقدار میں کیونکہ لیل و نہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کے لیے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے ف۱۵ سلف کا مذہب یہ ہے کہ استوا اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے بعض مفسرین استوا کو بلندی اور برتری کے معنیٰ میں لیتے ہیں اور بعض استیلا کے معنیٰ میں لیکن قول اول ہی اسلم و اقویٰ ہے ف۱۶ اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمٰن کے صفات مرد عارف سے دریافت کرے ف۱۷ یعنی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے فرمائیں کہ ف۱۸ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو اُنھوں نے براہ عناد کہا کیونکہ لغت عرب کا جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنیٰ نہایت رحمت والا ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے ف۱۹ یعنی سجدہ کا حکم اُن کے لیے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا ف۲۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت
ف۲۱ چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے۔

منزل ۴ — معؔ — ع ۵ / 16

ف۱ کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اسکا قائم مقام ہوتا ہے کہ جسکا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضا ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کی دلیل ہے ف۲ اطمینان و وقار کیساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اسکو منع فرمایا ف۳ اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب و تہذیب بات کہتے ہیں ف۴ یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور انکی رات کا بیان آگے آتا ہے مراد یہ ہے کہ انکی مجلسی زندگی اور خلق کیساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور انکی خلوت کی زندگانی اور حق کیساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے ف۵ یعنی نماز اور عبادت میں یعنی شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشا دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنیوالوں میں داخل ہے مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے عشا کی نماز بجماعت ادا کی اُس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی بجماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنیوالے کی مثل ہے ف۶ یعنی لازم جدا نہ ہونیوالا اس آیت میں اُن بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد انکی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرت عبادت کے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں ف۷ اسراف معصیت میں خرچ کرنیکو کہتے ہیں ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں دوسرے بزرگ نے کہا نیکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں ف۸ عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف و اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کیلیے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کیلیے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا انکا مقصد تھا ف۹ شرک سے بری اور بیزار ہیں ف۱۰ اور اسکا خون مباح نہ کیا جیسے کہ مؤمن و معاہد اسکو ف۱۱ صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفار پر تعریض ہے جو ان بدیوں میں گرفتار تھے ف۱۲ یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جائیگا ف۱۳ شرک و کبائر سے ف۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ف۱۵ یعنی بعد توبہ نیکی اختیار کرے ف۱۶ یعنی بدی کرنیکو بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دیگا اور انکی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائیگا (مدارک) مسلم کی حدیث میں ہے کہ روز قیامت ایک شخص حاضر کیا جائیگا ملائکہ بحکم الٰہی اسکے صغیرہ گناہ ایک ایک کرکے اسکو یاد دلاتے جائینگے وہ اقرار کرتا جائیگا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا اسکے بعد کہا جائیگا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھکو نیکی دی گئی یہ بیان فرماتے ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی اور اسکی شان کرم پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے ف۱۷ اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے۔

وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ

اور دن کی بدلی رکھی ف۱ اس کے لیے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور

الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ

رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں ف۲ اور جب جاہل اُن سے بات

الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ

کرتے ہیں ف۳ تو کہتے ہیں بس سلام ف۴ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور

قِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ

قیام میں ف۵ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَ

بے شک اس کا عذاب گلے کا غل ہے ف۶ بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور

الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾

وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۷ اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ

ف۸ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۹ اور اس جان کو جس کی اللہ نے

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

حرمت رکھی ف۱۰ ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے ف۱۱ اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ

بڑھایا جائیگا اس پر عذاب قیامت کے دن ف۱۲ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے

تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

ف۱۳ اور ایمان لائے ف۱۴ اور اچھا کام کرے ف۱۵ تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دیگا

حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا

ف۱۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے

فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا

تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ف۱۷ اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت

بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا

سنبھالے گزر جاتے ہیں ف۱ اور وہ کہ جب کہ انہیں انکے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر ف۲

عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ

بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے ف۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری

أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولَٰئِكَ

بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ف۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ف۵ ان کو

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾

جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلا انکے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کیساتھ اُن کی پیشوائی ہوگی ف۶

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ

ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ ف۷ تمہاری کچھ قدر نہیں

رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

میرے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا ف۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا ف۹

ف۱ اور اپنے آپ کو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں

ف۲ بطریق تغافل

ف۳ کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوش ہوش سنتے ہیں اور بچشم بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے ہیں نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمانبردارانہ گرتے ہیں

ف۴ یعنی فرحت و سرور مراد یہ ہے کہ ہمیں بیبیاں اور اولاد نیک صالح متقی عطا فرما کہ انکے حسن عمل اور انکی اطاعت خدا و رسول دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں

ف۵ یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی امور میں ہماری اقتدا کریں مسئلہ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہیے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد اُن کی جزا ذکر فرمائی جاتی ہے

الربع ع ١٧

المنزل الخامس ٥

ف۶ ملائکہ تحیت و تسلیم کیساتھ اُنکی تکریم کرینگے یا اللہ عزوجل انکی طرف سلام بھیجے گا

ف۷ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے کہ

ف۸ میرے رسول اور میری کتاب کو

ف۹ یعنی عذاب دائم و ہلاک لازم